پانچواں باب

بدعت

لغوی تعریف:

یہ "بدع" سے لیا گیا ہے جس کا معنی ہے کسی چیز کا ایسے طریقے پر ایجاد کرنا جس کی پہلے کوئی مثال نہ ہو اور اسی سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

بدیع السماوات والارض (البقرہ : ۱۱۷)

ترجمہ: نئے سرے سے پیدا کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کو۔

قل ما کنت بدعا من الرسل. (الأحقاف : ۹)

ترجمہ: کہہ دیجئے میں کوئی نیا رسول نہیں ہوں۔

اور مثل ہے: اِبْتَدَعَ فُلَانٌ بِدَعَةً ۔یعنی اس نے ایسا طریقہ ایجاد کیا ہے جسے اس سے پہلے کسی نے نہیں کیا ہے۔

ابتداع وایجاد کی دو قسمیں ہیں:

1- عادات میں ابتداع وایجاد جیسے نئی نئی ایجادات۔ اور یہ جائز ہے' اس لئے کہ عادات میں اصل اباحت ہے۔یعنی ہر چیز جائز ہے الا یہ کہ نص اسے ناجائز کہے۔

2- دین میں نئی چیز ایجاد کرنا یہ حرام ہے اس لئے کہ دین میں اصل توقیف ہے۔ یعنی اللہ کی طرف سے ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس کسی نے ہمارے دین میں کسی ایسی نئی چیز کی ایجاد کی جو دین

سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔'' (بخاری ومسلم)

بدعت کی قسمیں:

دین میں بدعت کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم: ایسی بدعت جن کا تعلق قول واعتقاد سے ہے جیسے جہمیہ' معتزلہ' رافضہ' اور تمام گمراہ فرقوں کے اقوال واعتقادات۔

دوسری قسم: عبادتوں میں بدعت' جیسے اللہ کی پرستش غیر مشروع عبادت سے کرنا اور اس کی چند قسمیں ہیں۔

1- پہلی قسم: نفس عبادت ہی بدعت ہو جیسے کوئی ایسی عبادت ایجاد کر لی جائے جس کی شریعت میں کوئی بنیاد اور اصل نہ ہو۔ مثلاً غیر مشروع نماز' غیر مشروع روزہ یا غیر مشروع عیدیں جیسے عید میلاد وغیرہ۔

2- دوسری قسم: جو مشروع عبادت میں زیادتی کی شکل میں ہو جیسے کوئی ظہر یا عصر کی نماز میں پانچویں رکعت زیادہ کر دے۔

3- تیسری قسم: جو عبادت کی ادائیگی کے طریقوں میں ہو یعنی اسے غیر شرعی طریقے پر ادا کرے' جیسے مشروع اذکار ودعائیں اجتماعی آواز اور خوش الحانی سے ادا کرنا۔ اور جیسے اپنے آپ پر عبادت میں اتنی سختی برتنا کہ وہ سنت رسول اللہ ﷺ سے تجاوز کر جائے۔

4- چوتھی قسم: جو مشروع عبادت کسی ایسے وقت کی تخصیص کی شکل میں ہو جسے

شریعت نے خاص نہ کیا ہو' جیسے پندرھویں شعبان کی شب و روز نماز و روزے کے ساتھ خاص کرنا' کیونکہ نماز و روزے اصلاً مشروع ہیں لیکن کسی وقت کے ساتھ خاص کرنے کے لئے دلیل کی ضرورت ہے۔

دینی نقطۂ نظر سے بدعت کا حکم:

دین میں ہر بدعت حرام اور باعث ضلالت و گمراہی ہے اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''دین کے اندر تمام نئی پیدا کی ہوئی چیزوں سے بچو' کیونکہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔'' (ابوداؤد ' ترمذی)

اور رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے بھی:

من احدث فی امرنا هذا ما ليس منه فهو رد.

اس کا مطلب یہ ہے کہ عبادات و اعتقادات میں بدعتیں حرام ہیں لیکن یہ حرمت بدعت کی نوعیت کی اعتبار سے مختلف ہے۔

☆ بعض بدعتیں صراحتاً کفر ہیں' جیسے صاحب قبر سے تقرب حاصل کرنے کے لئے قبروں کا طواف کرنا اور ان پر ذبیحے اور نذر و نیاز پیش کرنا' ان سے مرادیں مانگنا اور فریادرسی کرنا' یا جیسے غالی قسم کے جہمیوں و معتزلیوں کے اقوال۔

☆ اور بعض بدعتیں وسائل شرک میں سے ہیں جیسے قبروں پر عمارتیں تعمیر کرنا اور وہاں نماز پڑھنا اور دعائیں مانگنا۔

☆ بعض بدعتیں فسق اعتقادی ہیں جیسے خوارج' قدریہ اور مرجیہ کے اقوال

اورشرعی دلیلوں کے مخالف ان کے اعتقادات۔

☆ بعض بدعتیں معصیت ونافرمانی کی ہیں جیسے شادی وبیاہ سے کنارہ کشی اوردھوپ میں کھڑے ہوکرروزہ رکھنے کی بدعت۔(الاعتصام للشاطبی ۲/ ۳۷)

غلط فہمی کی اصلاح:

جس نے بدعت کی تقسیم اچھی اور بری بدعت سے کی ہے وہ غلطی وخطا پر ہے اوررسول اللہ ﷺ کی حدیث"فان کل بدعة ضلالة"کے برخلاف ہے۔

حافظ ابن رجب نے اپنی کتاب (جامع العلوم والحکم) میں رسول اللہ ﷺ کے فرمان:"فان کل بدعة ضلالة" کی شرح کرتے ہوئے کہا کہ آپ کا مذکورہ فرمان ان جامع کلمات میں سے ہے جن سے کوئی چیز خارج نہیں ہے' وہ اصول دین میں ایک عظیم اصل ہے اوررسول اللہ ﷺ کے فرمان: "من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد" کی مشابہ ہے' لہٰذا جس نے بھی کوئی نئی چیز ایجاد کی اور دین کی طرف اس کی نسبت کی اور دین میں اس کی کوئی اصل مرجع نہیں ہے تو وہ گمراہی ہے اوردین اس سے بری والگ ہے خواہ وہ اعتقادی مسائل ہوں یا ظاہری وباطنی اعمال واقوال ہوں۔(جامع العلوم والحکم' ص ۲۲۳)

اور بدعت حسنہ کہنے والوں کے پاس کوئی حجت ودلیل نہیں ہے سوائے عمر رضی اللہ عنہ کے تراویح کے بارے میں اس قول کے کہ "نعمت البدعة هذه" کیا ہی اچھی یہ بدعت ہے۔

ان لوگوں کا کہنا یہ بھی ہے کہ بہت ساری چیزیں ایسی رونپذیر ہوئیں جن پر

سلف نے کوئی نکیر نہیں کی ہے جیسے کتابی شکل میں قرآن کریم کا جمع کرنا اور حدیث کی کتابت وتدوین۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ چیزیں ایسی ہیں جن کی شریعت میں اصل ہے، یہ نئی نہیں ہیں اور عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان "نعمت البدعۃ ھذہ" تو اس سے مراد لغوی بدعت ہے نہ کہ شرعی بدعت، پس شریعت میں جس کی اصل موجود ہے جس کی جانب رجوع کیا جاسکتا ہے تو جب اسے بدعت کہا جاتا ہے تو وہ لغوی بدعت مراد ہوتی ہے نہ کہ شرعی۔

اس لئے کہ شرعی طور پر بدعت وہ ہے جس کی شریعت میں کوئی اصل نہ ہو جس کی جانب رجوع کیا جا سکے اور قرآن کریم ایک کتاب کی شکل میں جمع کرنے کی اصل شریعت میں موجود ہے، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ قرآن کریم لکھنے کا حکم فرماتے تھے لیکن متفرق طور پر لکھا تھا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک مصحف میں حفاظت کی غرض سے اکٹھا کیا۔

اور تراویح رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو چند راتیں پڑھائیں اخیر میں فرض ہونے کے خوف سے جماعت سے پڑھنا چھوڑ دیا تھا، صحابہ کرام رضی اللہ عنھم برابر اللہ کے رسول کی زندگی میں اور وفات کے بعد الگ الگ گروپ میں پڑھتے رہے یہاں تک کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں ایک امام کے پیچھے لوگوں کو جمع کر دیا جیسے نبی کریم ﷺ کے پیچھے پڑھتے تھے اور یہ دین کے اندر کوئی بدعت نہیں ہے۔

اور کتابت حدیث کی بھی شریعت میں اصل ہے اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو بعض حدیثیں لکھنے کی اجازت مرحمت فرمائی

تھی اور عموی طور پر آپ کے زمانے میں اس کے لکھنے کی ممانعت تھی اس ڈر سے کہ کہیں قرآن کے ساتھ خلط ملط نہ ہو جائے۔لیکن جب آپ کی وفات ہوگئی تو یہ خطرہ ٹل گیا کیونکہ قرآن کریم مکمل ہوگیا اور آپ کی وفات سے پہلے ہی محفوظ کرلیا گیا۔ بعد میں مسلمانوں نے سنت کو ضیاع سے بچانے کی غرض سے اس کی تدوین شروع کی۔

بدعتوں کے ظہور کے اسباب:

کتاب وسنت پر مضبوطی سے جمے رہنے ہی میں بدعت وگمراہی میں پڑنے سے نجات ہے' اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وان هذا صراطي مستقيما فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق بكم عن سبيله (سورہ انعام ۱۵۳)

ترجمہ: اور یہی میرا راستہ سیدھا ہے اسی کی پیروی کرو اور دیگر راستوں کی پیروی نہ کرو جو تمہیں اس کے راستے سے جدا کردیں۔

نبی کریم ﷺ نے اس کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں واضح کردیا ہے' آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے ایک لکیر کھینچی اور فرمایا کہ یہ اللہ کا راستہ ہے پھر اس کے دائیں وبائیں چند لکیریں کھینچی اور فرمایا یہ بہت سارے راستے ہیں اور ان میں سے ہر ایک راستے پر شیطان ہے جو اپنی جانب بلا رہا ہے پھر آپ نے یہی آیت تلاوت فرمائی:

پس جو بھی کتاب وسنت سے روگردانی کرے گا تو اسے گمراہ کن راستے اور نئی نئی بدعتیں اپنی جانب کھینچ لیں گی۔ بدعتوں کے ظہور کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں۔

پہلا سبب: دینی احکام سے لاعلمی و جہالت:

جوں جوں زمانہ گذرتا گیا اور لوگ آثار رسالت سے دور ہوتے گئے، علم کم ہوتا رہا اور جہالت عام ہوتی گئی جیسا کہ اس کی خبر نبی ﷺ نے اپنی اس حدیث میں دی ہے:

"تم میں سے زندہ رہنے والا شخص بہت سارے اختلافات دیکھے گا" (ابوداؤ، ترمذی)

اور اپنے اس فرمان میں بھی:

"کہ اللہ تعالیٰ علم بندوں سے چھین کر نہیں ختم کرے گا بلکہ علماء کو ختم کر کے علم ختم کرے گا یہاں تک کہ جب کسی عالم کو زندہ نہیں چھوڑے گا تو لوگ جاہلوں کو رؤساء بنالیں گے اور یہ لوگ مسئلہ پوچھے جانے پر بغیر علم کے فتویٰ دیں گے تو خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔" (جامع بیان العلم وفضلہ)

تو علم اور علماء ہی بدعت کا جواب دے سکتے ہیں، اور جب علم وعلماء ہی کا فقدان ہو جائے تو بدعت کے پھلنے پھولنے اور بدعتیوں کے سرگرم ہونے کے مواقع میسر ہو جاتے ہیں۔

دوسرا سبب: خواہشات کی پیروی

جو کتاب وسنت سے اعراض کرے گا وہ اپنے خواہشات کی پیروی کرے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فان لم یستجیبوا لک فاعلم انما یتبعون اهواء هم ومن اضل ممن اتبع هواه بغیر هدی من الله. (سورة القصص - ۵۰)

ترجمہ: اگر یہ تیری بات نہ مانیں تو تو یقین کر لے کہ یہ صرف اپنی خواہش کی پیروی کر رہے ہیں اور اس سے بڑھ کر بہکا ہوا کون ہے؟ جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہو بغیر اللہ کی رہنمائی کے۔

اور فرمایا: أفرء يت من اتخذ الهه هواه و أضله الله على علم و ختم على سمعه وقبله وجعل على بصره غشاوة فمن يهديه من بعد الله.

(سورة الجاثية ٢٣)

ترجمہ: کیا آپ نے اسے بھی دیکھا جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور باوجود سمجھ بوجھ کے اللہ نے اسے گمراہ کر دیا ہے اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی ہے اور اس کی آنکھ پر بھی پردہ ڈال دیا ہے' اب ایسے شخص کو اللہ کے بعد کون ہدایت دے سکتا ہے۔

چنانچہ یہ بدعتیں اتباع خواہشات کی پیداوار ہیں۔

تیسرا سبب: مخصوص لوگوں کی رائے کیلئے تعصب برتنا

کسی کی رائے کی طرف داری کرنا یہ انسان اور دلیل کی پیروی و معرفت حق کے درمیان بہت بڑی رکاوٹ ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

واذا قيل لهم اتبعوا ما انزل الله قالوا بل نتبع ما الفينا عليه آباء نا .

(سوره البقره ١٧٠)

ترجمہ: اور ان سے جب کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب کی تابعداری کرو تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو اس طریقے کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔

اور آج کل یہی حالت متعصبین کی ہے جب انہیں کتاب و سنت کی پیروی اور ان دونوں کی مخالف چیزوں کو چھوڑنے کو کہا جاتا ہے تو یہ اپنے مذاہب' مشائخ اور آباء و اجداد کو دلیل بناتے اور بطور حجت پیش کرتے ہیں۔